www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

انسائیکلوپیڈیا آف قرآن (نواب صدیق حسن خان)

ترجمان القرآن

الحمد للہ رب العالمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ إیاک نعبد وإیاک نستعین والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ وأصحابہ ومن تبعھم بالإحسان أجمعین أکتعین أبصعین۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے پروردگار اور اپنے معبود کو پہچانے، اس کی صفتوں کو جانے، اس کے احکام معلوم کرے، اس کی رضامندی اور ناراضگی کو سمجھے کیونکہ اس کے بغیر بندگی نہیں ہوتی۔ جو بندگی بجا نہ لائے، وہ بندہ نہیں گندہ ہے۔ اللہ کی پہچان بتانے سے آتی ہے۔ آدمی محض نادان پیدا ہوتا ہے۔ سب چیزیں سکھانے سے سیکھ لیتا ہے۔ بتانے سے جان لیتا ہے۔ لیکن بتانے والے کتنی ہی تقریریں کریں۔ وعظ و نصیحت سے کام لیں مگر ان کے وعظ و نصائح اللہ تعالیٰ کے اُن مواعظ حسنہ کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ نے خود بتائے ہیں۔ جو ہدایت اللہ کے کلام میں ہے ہرگز کسی دوسرے کے کلام میں نہیں ہو سکتی قرآنِ مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس لیے اہل ہند کو اس کا سمجھنا محال تھا۔ اس لیے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "فتح الرحمٰن" کے نام سے سب سے پہلے فارسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ اس کے بعد اُن کے فرزند ارجمند شاہ عبدالقادرؒ نے اردو زبان میں "موضح القرآن" سے اس کا ترجمہ کیا۔ اس اردو ترجمہ سے مسلم اہلِ ہند کو اسی طرح بڑا فائدہ ہوا جس طرح فارسی ترجمے سے اہل علم نے فائدہ اٹھایا۔

دنیا میں قرآنِ مجید کی ان گنت تفاسیر ہیں۔ "کتاب اکسیر" میں تیرہ سو (۱۳۰۰) تفاسیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان تفاسیر میں سے عربی زبان میں بہت زیادہ ہیں، فارسی میں ڈیڑھ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چار اور اردو زبان میں ایک دو ہیں۔ اس لیے مدت سے اہلِ علم کی ایک جماعت مجھ سے اردو زبان میں ایسی تفسیر لکھنے کا مطالبہ کر رہی تھی جو نہ بہت لمبی ہو، نہ بہت مختصر بلکہ بین بین ہو۔ قرآنِ مجید کا مطلب واضح کرے، کم علموں کو راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرے۔ مجھے اس کام کی فرصت نہ تھی۔ لیکن احباب کا جب تقاضا اصرار کی صورت اختیار کر گیا تو چار و ناچار ۱۳۰۲ھ میں رمضان کے چاند کے طلوع ہوتے ہی سوموار کے روز اس تفسیر کا آغاز کر دیا۔ "موضح القرآن" ۱۲۰۵ھ میں لکھی گئی تھی، اس پر ۹۷ سال کی مدت بیت گئی ہے۔ "موضح القرآن" ترجمہ تھا اور "بیان القرآن بلطائف البیان" تفسیر ہے۔ رمضان المبارک میں اس کام کا آغاز اس لیے کیا کہ سب سے پہلے قرآن مجید کا آسمان دنیا سے بیت العزت پر نزول اسی مبارک مہینے میں ہوا تھا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ" (البقرۃ: ۱۸۵)

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

اس تفسیر میں آیات کا ترجمہ اور فوائد "موضح القرآن" سے لیے گئے ہیں۔ تفسیر کے باقی مطالب تفسیر ابنِ کثیرؒ (علامہ ابنِ کثیرؒ)، تفسیر فتح البیان (قاضی محمد بن علی شوکانیؒ) سے اخذ کیے ہیں۔ "موضح القرآن" کی عبارت کو روزمرہ کے استعمال کی زبان میں ڈھال لیا ہے، اس لئے کہ ۹۷ ستانوے سال کی طویل مدت میں اردو زبان و بیان کے بعض محاورے بھی بدل گئے ہیں۔

مقصدِ تفسیر

تفسیر لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمان اپنی زبان (اردو) میں قرآن مجید کے مطالب و مفاہیم کو جانیں اور اس کا علم حاصل کریں۔ علمی باتیں جنہیں عام لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ جیسے مسائل کا ادراک، علمِ صرف و نحو، معانی و بیان قرأت وغیرہ اس تفسیر میں نہیں لکھے گئے۔ قرآن مجید کی جو تفسیر حدیثِ رسولؐ سے، صحابہ کرامؓ سے، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، یا لغتِ عرب سے ثابت ہے صرف وہی اس تفسیر میں لکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلامِ پاک کا جو مطلب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرونِ ثلاثہ کے سلف صالحین سمجھتے اور بیان کرتے تھے، ویسا مطلب ہر عالم بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید کے معانی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اپنی رائے سے بیان کرنا یا غیر کی رائے کو دخل دینا، یا علمِ معقول کا استعمال کرنا بڑا گناہ ہے۔ تفسیر وہی مستند اور قابلِ اعتماد ہو سکتی ہے جو سلف سے منقول ہو۔ تمام امتِ مسلمہ پر لازم ہے کہ جس طرح اپنے بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھاتے ہیں، اسی طرح اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ جو بچہ اردو زبان پڑھنے بولنے لگے۔ اُسے سب سے پہلے موضح القرآن" کا مطالعہ کرائیں تاکہ وہ قرآنِ مجید کے لفظی معانی سمجھ لے پھر اسے یہ تفسیر پڑھائیں۔ (ایان القرآن بلطائف البیان) اس میں یہ فائدہ ہوگا کہ سب سے پہلے اللہ کی کتاب کا مطلب اس کے دل میں بیٹھ جائے گا۔ جب قرآنِ مجید پڑھ لے گا۔ اس کے مطلب سے واقف ہو جائے گا۔ تو (بچے کو) صحاح ستہ" (حدیث کی صحیح چھ کتابیں) پڑھائیں۔ ان کتابوں کا اردو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ جسے صرف احکامِ دین کو سمجھنا مقصود ہو تو اس کے لیے عمل کے واسطے صرف اتنا علم ہی کافی ہے، مگر جس کو اللہ تعالیٰ بلند ہمت عطا کرے اُسے چاہیے کہ وہ سارے علوم پڑھ کر عالم و فاضل بنے۔ ایسے لوگوں کے لیے عربی تفسیروں کا مطالعہ لازمی ہے، صحاح و سنن کی کتابیں پڑھے اور عالی مقام حاصل کرے قرآنِ مجید میں ہے،

"هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ"

کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (سورۃ الزمر: ۹)

یعنی ہرگز نہیں۔ اہلِ علم کے مراتب بڑے بلند ہیں۔ اللہ سے ڈرنے والے اہلِ علم ہی ہیں۔ جنت بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں (متقین) کا مقدر ہے۔ اللہ کو علم کے بغیر کوئی نہیں پہچان سکتا۔ علم انہیں تین چیزوں کا نام ہے۔

۱۔ اللہ کا کلام ۲۔ رسول اللہ کی سنت

۳۔ فرائض کا علم۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب فضول ہے۔ دین دُنیا کی درستی کے لیے علومِ قرآن و حدیث اور فرائض ہی کافی ہیں۔ جب ان پر عمل ہوا تو سمجھو آخرت درست ہو گئی۔ اب کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ جس کے لیے آدمی بے فائدہ محنت کرے۔ ایسا آدمی جس نے قرآنِ مجید معہ ترجمہ پڑھ لیا ہے، حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کا علم حاصل کر لیا ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؕ (النحل : ۱۲۲)

ترجمہ: اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے۔

دینِ اسلام کا سارا دارومدار دو امور پر ہے اخلاص اور صواب۔ اخلاص کے یہ معنی ہیں کہ خالص اللہ کی عبادت کرے۔ کسی چیز کو اس کی عبادت میں کسی حال میں شریک نہ کرے اسی کو اپنا معبود سمجھے اسی کو اپنا رب جانے، یہی توحیدِ الوہیت ہے اور یہی توحیدِ ربوبیت۔

صواب کے معنی یہ ہیں کہ صریح حدیث اور ظاہر سنت کے مطابق عمل کرے بدعت اور ذاتی رائے کی اسے ہوا بھی نہ لگنے دے جب یہ دونوں باتیں کسی مسلمان میں جمع ہو جاتی ہیں تو وہ شخص کامل مومن ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس کے ایمان میں نقص ہے کیونکہ اخلاص نہ ہوا تو ضرور کوئی نہ کوئی کھلا چھپا شرک اس سے صادر ہوگا، یا اس کے عقیدے میں موجود ہوگا۔ صواب نہ ہوا تو عمل میں بدعت شامل ہو جائیگی، ہر بدعت گمراہی ہے اور شرک و بدعت میں پھنس کر انسان بالکل برباد ہو جاتا ہے، پہلے وہ انسان تھا اب جانور اور چوپایہ تسلیم ہوگا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

بہرحال اس تفسیر کو سلیس اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور اس کا تاریخی نام

"تَرْجُمَانُ الْقُرْاٰنِ بِلَطَائِفِ الْبَیَانِ"

رکھا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو اپنے فضل و کرم سے اسی طرح خالصاً، لوجہ اللہ قبول فرمائے جس طرح "شاہ ولی اللہؒ" کے "ترجمۂ فارسی" کو اور ان کے فرزند شاہ عبد القادرؒ کے اردو ترجمہ "موضح القرآن" کو قبول کر کے ایک عالم کو ان سے فیض یاب رشد و ہدایت کیا ہے، جس طرح ہمارا سلسلہ سند کتاب و سنت ان بزرگوں تک پہنچتا ہے، اسی طرح اس خدمت کا سلسلۂ قبولیت بھی ان دونوں ترجموں سے جا ملے اور اللہ کے احسان و انعام سے یہ بات کچھ دور نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اللہ پاک مجھے میرے اہل و عیال اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو کتاب و سنت کی اتباع نصیب فرمائے۔" اللھم آمین "

مقدمہ

علومِ قرآن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ "

اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے۔ (النحل : ۸۹)

یعنی ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے اور فرمایا:

" مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ "

ہم نے کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی۔ (الانعام : ۳۸)

یعنی ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ حدیث میں ہے سَتَكُونُ فِتَنٌ قِيلَ وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ۔[1] یعنی عنقریب کچھ فتنے نمودار ہوں گے۔ آپ سے کہا گیا۔ ان سے کیونکر نجات ہو گی؟ آپ نے فرمایا، اللہ کی کتاب موجود ہے، اس میں ماضی اور مستقبل کی خبر اور حال کے بارے میں حکم موجود ہے۔ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو علم سیکھنا چاہے وہ قرآن کا علم حاصل کرے اس میں اوّلین و آخرین کی خبر ہے[2] امام بیہقیؒ نے کہا کہ علم سے مراد اس جگہ اصولِ علم ہیں۔ حسن بصریؒ نے کہا: اللہ نے ایک سو چار کتابیں اتاری ہیں۔ ان سب کتابوں کا علم ان چار کتابوں (تورات، زبور، انجیل، فرقان) میں موجود ہے۔ پھر پہلی تین کتابوں کا سارا علم فرقان میں ہے۔ ——— فرقان کا سارا علم مفصل سورتوں میں ہے۔ مفصل سورتوں کا سارا علم " فاتحۃ الکتاب " میں جمع کر

---

[1] ترمذی (باب فضائل القرآن) ص ۲۴۳:۲ (یہ حدیث غریب ہے۔ حمزہ زیات کی روایت سے ہے، اور اسناد اس کی مجہول ہیں۔ [2] سعید بن منصور۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دیا گیا۔ جس نے سورت فاتحہ کی تفسیر جان لی، اس نے گویا سب آسمانی کتابوں کا علم حاصل کر لیا۔[1]

امام شافعیؒ فرماتے ہیں، جو کچھ ائمہ دین کہتے ہیں وہ سب سنت کی شرح ہے اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ رسولؐ قرآن کریم کی شرح ہے۔ بعض سلف نے کہا ہے "میں نے کوئی حدیث نہیں سنی مگر اس کے لیے کتاب اللہ کی کوئی آیت تلاش کر لی۔" سعید بن جبیرؒ نے کہا، مجھے رسول اللہ صلعم کی جو بھی حدیث ملی میں نے اس کا مصداق کتاب اللہ میں صحیح صحیح پایا۔[2] ابنِ مسعودؓ کا یہ بھی فرمان ہے، "اس قرآن میں ہر علم اتارا گیا، ہمیں ہر چیز کی تمیز بخشی گئی۔ لیکن ہمارا علم قرآن کے حقائق معلوم کرنے سے قاصر رہا۔"[3] ابو ہریرہؓ مرفوعاً کہتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ذکر کو چھوڑ دیتا تو ذرہ خَرْدَلَۃ (رائی) اور بَعُوضَۃ (مچھر) کو چھوڑ دیتا۔[4]

امام شافعیؒ نے فرمایا: جو حکم نبیؐ نے دیا ہے۔ وہ سب قرآن ہی سے اخذ شدہ ہے۔ حدیثِ عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے "میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے"۔ امام شافعیؒ کا یہ بھی فرمان ہے کہ دین میں انسان پر کوئی حادثہ ایسا نہیں گزرتا مگر کتاب اللہ میں ہدایت کا ایک راستہ اس حادثے کے بارے میں موجود ہوتا ہے۔" بعض احکام جن کا ثبوت سنت سے ابتداءً معلوم ہوتا ہے درحقیقت وہ بھی کتاب اللہ ہی سے ماخوذ ہیں اس لیے کہ کتاب اللہ نے رسول اللہ کی اتباع ہم پر لازم کی ہے۔ رسول اللہ کی ہر بات پر چلنا ہم پر فرض ٹھہرایا ہے، ایک بار امام شافعیؒ نے مکہ مکرمہ میں یہ بات کہی تھی کہ اُے لوگو! تم جو چاہو مجھ سے پوچھو، میں ہر بات کا قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے کہا: بھلا بتاؤ محرم کے لیے بھڑ کا مارنا جائز ہے یا نہیں؟ امام شافعیؒ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا[5]

---

[1] بیہقی [2] ابن ابی حاتم [3] ابنِ جریر، ابن ابی حاتم
[4] ابوشیخ نے اخراج کیا ہے۔ [5] الحشر: ۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پھر حضرت حذیفہؓ کی یہ حدیث اپنی سند سے روایت کی کہ "رسول اکرم نے فرمایا" اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَعُمَرَؓ" پھر ایک دوسری حدیث بھی اپنی سند سے بیان کی کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے محرم کو بھڑ کے مارنے کا حکم دیا۔ امام بخاریؒ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے یہ حدیث پڑھی :

"لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ"

ایک عورت نے اس پر اعتراض کیا۔ انھوں نے کہا : "بھلا جس پر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور وہ بات قرآن میں بھی موجود ہو، میں اس پر کیسے لعنت نہ کروں۔ اس عورت نے کہا "میں نے سارا قرآن مجید پڑھا ہے۔ مگر جو آپ کہہ رہے ہیں وہ اس میں کہیں نہیں پایا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا : اگر تو قرآن پڑھتی تو اسے ضرور اس میں پالیتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

"وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا"[1]

"سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔"

اس نے کہا ہاں پڑھی ہے۔ تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا : تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کاموں سے منع کیا ہے۔

ابن جرجان کہتے ہیں! جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے، وہ یا تو خود قرآن میں موجود ہے یا اس کی اصل قریب ہو یا بعید، قرآن میں موجود ہے۔ جس نے سمجھا، اس نے سمجھا جو اندھا رہا وہ اندھا رہا، اسی طرح آپؐ کا ہر حکم اور ہر فیصلہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ" (آپؐ کا خلق سارا قرآن ہی تھا۔) غضب ہے کہ پیغمبر تو قرآن پر چلے اور امت نہ چلے۔ (جاری ہے)

---

[1] الحشر : ۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ